

پریس ریلیز

اسٹیٹ بینک کا پالیسی ریٹ گھٹا کر 9.5 فیصد کرنے کا فیصلہ

بینک دولت پاکستان نے پالیسی ریٹ میں 50 بی پی ایس کمی کر کے اسے 9.5 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ آج کراچی میں گورنر بینک دولت پاکستان اشرف محمود وٹھرا کی سربراہی میں اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کے اجلاس میں ہوا۔

فیصلے کا مکمل متن یہ ہے:

سیلاب کا محدود اثر اور اجناس کی عالمی قیمتوں کا سرازگار رجحان ستمبر کے بعد کے زری پالیسی فیصلے کے نمایاں پہلو ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اکتوبر 2014ء میں گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (CPI) (سال بسال) تیزی سے گھٹ کر 5.8 فیصد پر آگئی۔ اس کمی کی وضاحت ان عوامل سے ہوتی ہے: غذائی ایشیا کی بھرپور رسد، جس سے تلف پذیر ایشیا کی قیمتیں قابو میں رہیں، زوال پذیر سرکاری قیمتیں، جن میں اجناس خصوصاً تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں کمی شامل ہے، پست گرانی کی توقعات جو آئی بی اے اور اسٹیٹ بینک کے اعتماد صارفین سروے سے ظاہر ہوتی ہیں اور نمایاں بیس انڈیکس۔ یہ حالات بالعموم دیگر معاشی متغیرات کے امکانات کے حوالے سے نیک شگنوں ہیں۔

گرانی کے حالیہ زوال پذیر رجحان کے پیش نظر رواں مالی سال میں گرانی کے پست تر سطح مرتفع پر ہونے کا امکان بلند ہے۔ لیکن کچھ خطرات ہیں۔ اول، وسط تا طویل مدت کے دوران نیچے کی طرف جانے کا رجحان ابھی دیکھنا باقی ہے کیونکہ اس کی بنیاد تلف پذیر ایشیا (perishable items) اور تیل کی تغیر پذیر قیمتوں پر ہے۔ دوم، پچھلے بیان میں جو خطرات بیان کیے گئے تھے جیسے بجلی کی سبسڈی میں کٹوتی اور گیس انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ سیس پر محصول عائد کرنا ابھی تک قائم ہیں اور اگر انہوں نے حقیقت کا روپ دھارا تو گرانی کے امکانات بدل کر بلندی کی طرف جاسکتے ہیں۔ سوم، قوزی گرانی (core inflation) پر گرانی کا دباؤ برقرار ہے۔

تیل کی موجودہ پست قیمتیں نمو کی کچھ ضائع شدہ تحریک کو بچا سکتی ہیں۔ تاہم توانائی کے شعبے میں رکاوٹوں کی وجہ سے بڑے پیمانے کی ایشیا سازی (large-scale manufacturing) کی نمو محدود رہے گی۔ چنانچہ نمو کی تحریک کا اصل زور س 15ء کے بقیہ مہینوں کے زری نتائج سے آئے گا۔ خریف کی بعض فصلوں کو سیلاب سے ہونے والے محدود نقصانات کو چھوڑ کر زری پیداوار کی کارکردگی پچھلے سال سے بہتر ہونے کی توقع ہے خصوصاً اس وقت جبکہ ربح کی فصلوں کے لیے ترغیبات کا اعلان کیا جا چکا ہے جیسے گندم کی امدادی قیمت میں 100 روپے کا حالیہ اضافہ۔

حکومت نے میزانیہ عدم توازن کو کم کرنے میں خاصی پیش رفت دکھائی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اخراجات اور قرض لینے کے موجودہ انداز کے پیش نظر حکومت مزید مالیاتی استحکام حاصل کرنے کے درست راستے پر گامزن ہے۔ اس صورتحال کے اسٹیٹ بینک کے زری انتظام کے لیے مثبت مضمرات ہیں اور زیادہ اہم بات یہ ہے کہ آئندہ مہینوں میں نجی شعبے کے قرضے کے چکر پر اس کا سرازگار اثر ہوگا۔ تاہم طویل مدت میں مالیاتی استحکام حاصل کرنے کے لیے ٹیکس بنیاد کو وسیع کرنے کی ساختی اصلاحات ضروری ہیں۔

گرتی ہوئی گرانی کے ساتھ تیل کی پست قیمت پاکستانی برآمدات کی مسابقت کی قوت بہتر بنا سکتی ہے۔ دوسری طرف درآمدات اجناس کی پست عالمی قیمتوں کا فائدہ اٹھا سکتی ہیں اور س 15ء کے بقیہ حصے کے دوران مزید بڑھ سکتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی پاکستان میں برآمدات کے شعبے کے لیے خاصی درآمدی شدت کے پیش نظر برآمدات کی مسابقت میں اضافہ ہو سکتا ہے اور رواں مالی سال کے آخر میں اس کے امکانات بہتر ہو سکتے ہیں۔ اس دوران برآمدات میں موجودہ سست رفتاری کپاس کی زوال پذیر بین الاقوامی قیمتوں اور کمرور عالمی طلب کے ماحول میں کم قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل مصنوعات میں سخت

مسابقت کی وجہ سے مزید مشکل میں مبتلا ہوگئی ہے۔ چنانچہ توقع ہے کہ تجارتی خسارہ دباؤ میں رہے گا اور کارکنوں کی ترسیلات کی بھرپور نمونہ کسی حد تک جاری حسابات کے کھاتے کی کمزوریوں کی شدت کم کرتی رہے گی۔

ملکی سیالیت کی تخلیق میں زرمبادلہ کے بہاؤ اور بینکوں کو نجی شعبے کے لیے مزید قرضہ فراہم کرنے میں مدد دینے کا کردار بھی قابل ذکر ہے۔ یہ اس صورت میں ہوتا ہے کہ جب حکومت کو بینکوں سے کم قرض لینے کی گنجائش ملتی ہے جس سے بینکوں کے لیے قرضے کو توسیع دینے کے لیے مزید سیالیت فراہم ہو جاتی ہے۔ حکومت کی مختلف حالیہ اور جاری کوششوں کے جواب میں زرمبادلہ کی بیرون ملک سے آمد ہوتی رہے گی۔

ان حالات کے پیش نظر اسٹیٹ بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے 17 نومبر 2014ء سے پالیسی ریٹ میں 50 بیس پوائنٹ کمی کر کے اسے 9.5 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

☆☆☆